وَقُلۡ جَآءَالۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا۝ (سورۃ بنی اسرآءیل) 81

اور کہہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔

اَلۡمُحۡسِنَاتُ

رسالہ " المحسنات " (اسلامی اردو ڈائجسٹ) رام پور، یو۔پی سے نتیجہ خیز مراسلت

از

فقیر ابو سعید سید محمود مہدوی غفرلہٗ

باہتمام

برادرم سید فضل اللہ حافظؔ تشریف اللّٰہی سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

ربیع الاول 1393ھ ہجری مطابق اپریل 1973ء

کتابت :- فقیر سید سعید الحق شاہینؔ تشریف اللّٰہی ابنِ حضرت علامہؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُبَسمِلاً وَّ مُحَمِّداًوَّمُصَلِّیًا

ایسے زمانہ میں جب کہ ہندوستان کے دستور کی رُو سے ہر فرد کو اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے اوراس کی پر امن تبلیغ کرنے کی آزادی حاصل ہے اور ایسے وقت جب کہ حالات کا اقتضاء ؎1 یہ ہے کہ مختلف المذاہب مسلمان، آپس میں متحد رہیں، جس کی واحد تدبیر یہی ممکن ہے کہ ما بہ الاشتراک اُمور میں اتحاد کی صورت اختیار کی جائے۔ نہایت حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ اس کے برخلاف بعض غیر ذمہ دار و ناعاقبت اندیش ؎2 لوگ ایسے اقدامات کر گزرتے ہیں کہ جن کی وجہ سے بین المسلمین اتحاد کی حکمتِ عملی کو شدید نقصان پہونچتا ہے۔

واضح ہوکہ قومِ مہدویہ، اہلِ اسلام کا ایک ایسا عظیم طبقہ ہے، جس کو سیاسی اقتدار اور زرگیری کے ناروا بکھیڑوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور نہ اس کی کوئی ایسی تنظیم ہے جس پر سیاسی ہونے کا اطلاق ہوسکتا ہو۔ مہدوی، حضرت سید محمد جونپوری علیہ الصلوۃ و السلام پر مہدی ء موعود، امامِ آخر الزماں، خلیفۃ الرحمان، داعی الی اللہ، داعی الی البصیرۃ، امر اللہ، مراد اللہ کی حیثیت سے ایمان رکھتا ہے۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت سے متعلق قرآنِ مجید میں جو اشارات پائے جاتے ہیں، اور جن احادیثِ شریف سے ان اشارات کی تفسیر ہوتی ہے اس سے ضرورتِ بعثتِ مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے علایم و آثار ؎3 کا علم ہوتا ہے۔ آپؑ کے دعویٰ مہدیت کی صداقت کے ثبوت میں جن بنیادی علایم و آثار سے مطابقت ہوتی ہے۔ ان میں سے آپؑ کا بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا اور دعویٰ مہدیت کی صداقت کے ثبوت میں آپؑ کا شانِ عصمت ؎4 رکھنے والی بے خطا اتباعِ کتاب اللہ و اتباعِ رسول اللہ ﷺ کو

؎1 : اقتضاء: ضرورت ؎2: ناعاقبت اندیش: نہ سوچنے والا ؎3: علایم و آثار: علامتات و اشارات ؎4 شانِ عصمت: معصوم عن الخطا

پیش کرنا ، یہ دو ایسی بنیادی دلائل ہیں کہ جن کی وجہ آپؑ پر ایمان لانا فرض ہے ۔

مہدی ءِ موعودؑ کی بعثت کا منشاء عبد کو رب سے قریب تر کرنا تھا۔ آپؑ کے احکام و تعلیمات میں اسی کی طرف رہنمائی کی گئی ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے مہدویت کی صورت میں بحکمِ خدا ، روحِ اسلام اور مقصودِ اسلام کو پیش فرمایا۔ تاکہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۔۔۔۔الخ (سورۃ المائدہ) 54 (اللہ تعالیٰ اس قوم سے محبت کرتا ہے اور وہ قوم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے ۔) کی شان پیدا ہو ۔

عبادات و معاملات میں ائمہ ءِ اربعہ ع1 کے مسایل کی اختلافی مشکلات سے بچانے اور عمل کی راہ آسان کرنے کے لئے عالیت و عزیمت اختیار کرنے کی رہنمائی فرمائی ۔ رہبانیت سے بچایا اور شرکِ جلی و خفی سے بچایا اور جذب و سلوک اور استغراق و فنائیت کے کسی بھی مقام و منزل میں آدابِ شریعت اور اتباعِ شریعت کی خلاف ورزی سے بچنے کی تاکیدِ اکید فرمائی ۔ تاکہ کلمۂ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰه کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے ۔

قومِ مہدویہ نے ہمیشہ ہی سے اپنے امام علیہ السلام کے احکام و تعلیمات کی روشنی میں عشق و محبتِ الٰہی ، طلبِ دیدارِ خدا اور احیائے شریعت کی طرف دعوت دی ہے ۔ ہم مہدوی حتی المقدور ان احکام و تعلیمات پر خود عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی دعوت الی الحق کا فرضِ منصبی ، پرامن طریقے سے انجام دینے کی سعیِ ممکن کرتے رہے ہیں تاکہ جس نعمتِ غیر مترقبہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو نوازا ہے ، اس سے دوسرے انسان بھی استفاضہ کرسکیں ۔ جس کی حیثیت وماعلینا الاالبلاغ سے زیادہ اور کچھ نہیں ۔

قومِ مہدویہ نے غیروں پر طعن و طنز اور ہزل و ہجو وغیرہ کے ذریعہ نفسانیت کا غیر اسلامی راستہ کبھی اختیار نہیں کیا۔ تبلیغِ مذہب ہو یا مجادلہ و جہاد کی منزل ہو ، احکامِ خدا و رسول ﷺ کے دائرہ سے باہر قدم کبھی نہیں رکھا۔ اس لئے کہ مہدوی ، اپنے امامؑ کی تعلیمات کی روشنی میں خود اپنے نفس کے احتساب کے پابند ہیں تاکہ مقامِ جہادالنفس جس کو جہادِ اکبر کہا جاتا ہے ، حاصل ہوسکے ۔ اور تزکیۂ نفس ، ع2 طلبِ لقائے رب ع3 اور نفسِ مطمئنہ کی وہ منزلیں نصیب ہوسکیں جو مومن کے قلبِ سلیم کی حقیقی منزلیں ہیں ۔

ع1 : ائمہ ءِ اربعہ : چاروں امام ع2 : تزکیۂ نفس : دل کی پاکی ع3 : لقائے رب : طلبِ دیدارِ خدا

ایسے خداترس، خدا طلب اور مسکین منش طبقہ ۓ1 پر اور اس کے امامِ ہمام علیہ السلام پر بلاوجہ و بلا تحقیق حملہ کرنے کی کوشش کی جائے تو اس کو ظلم و عدوان نہیں تو اور کیا کہا جائے گا؟!! حال ہی میں ایسا ہی ایک افسوس ناک سانحہ پیش آیا ہے۔ "الحسنات" (اسلامی اردو ڈائجسٹ ماہنامہ رامپور، شمارہ نمبر558 مارچ 1973ء عیسوی م صفر 1393ھ ہجری مدیر ابو سلیم محمد عبدالحی) میں س۔م۔طیب نامی ایک مضمون نگار کا ایک غیر اسلامی اور غیر اخلاقی مضمون بعنوان "سیر ایک پاگل خانہ کی" شایع ہوا ہے جس میں سیدنا امامنا حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام جن پر ہماری جانیں قربان ہوجائیں، کی شانِ مبارک میں ایسی مجنونانہ دریدہ دہنی کی کوشش کی گئی ہے کہ جس کے گندہ الفاظ، دہرانے کی ہم کو جراءت نہیں ہورہی ہے۔ "الحسنات" کے ایسے غیر اخلاقی و غیر اسلامی اور عصبیتِ جاہلیہ پر مبنی اقدام سے ہندوستان اور دنیا بھر میں بسنے والے لاکھوں مہدوی بھائیوں کی شدید دل آزاری ہوئی اس سلسلہ میں جامع مسجد مشیرآباد اور مرکزی انجمنِ مہدویہ حیدرآباد میں احتجاجی جلسے منعقد ہوئے احتجاجی پر جوش و موثر تقاریر ہوئیں۔ قراردادیں منظور کی گئیں اور مدیر صاحبِ موصوف کے علاوہ حکومتِ ہند کی وزارتِ داخلہ کو بھی روانہ کی گئیں اور ایسی ہی قراردادیں ہفتہ وار اخبار "تاجدار" (بمبئی) کو بھی روانہ کی گئیں۔ اس کی تفصیلات انشاء اللہ تعالٰی علحدہ شایع کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ کئی اجتماعی و انفرادی مکاتب روانہ کئے گئے جن کے جواب میں مدیر صاحب "الحسنات" نے اظہارِ معذرت کیا اور مئی کے "الحسنات" میں معذرت نامہ شایع کرنے کا وعدہ ہر ایک کے جواب میں کیا ہے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدیر صاحب موصوف کے علم و منظوری کے بغیر وہ مضمون شایع ہوگیا ہے۔ اس بات کا واضح ثبوت مدیر صاحب کے اس آخری مکتوب سے ہوتا ہے جو یکم / اپریل 1973ء عیسوی کو اس فقیر کے نام روانہ کیا گیا ہے۔

اس فقیر نے جو مراسلت کی اور مدیر صاحبِ موصوف نے جس صریح اعترافِ غلطی سے مفاہمت کی راہ پیدا کی اُس کو پیش کیا جارہا ہے تاکہ ہندوستان اور دنیا بھر میں بسنے والے لاکھوں مہدوی بھائیوں میں جو اضطراب اور ہیجان برپا ہے اس پر قابو پایا جاسکے۔

مدیر صاحب "الحسنات" کی مصالحت پسندانہ روش نے ہمارے اضطراب میں ایک گونہ سکون پیدا کیا اور ہم صبر و تحمل کا دامن تھامے ہوئے ان لمحات کا انتظار کر رہے ہیں جب کہ مدیر صاحب موصوف اپنے وعدے کے مطابق ماہ مئی کے شمارہ میں تشفی بخش معذرت کی اشاعت کریں گے۔

اسلام نے دنیا کو سب سے پہلے بات چیت کے ذریعہ مفاہمت اور مصالحت کی راہ دکھائی اور اعترافِ غلطی کو شرافتِ نفس اور عزت و وقار کا موجب قرار دیا ہے۔ جس کی اہمیت کو آج دنیا کے لیڈر و قائدین بھی محسوس کر رہے ہیں۔ اور زیادہ تر تنازعات ۱ کا حل باہمی مفاہمت کے ذریعہ نکالنے کا طریقہ اختیار کر رہے ہیں۔ جناب مدیر صاحب موصوف کا یہ صلح جویانہ ۲ انداز جو انہوں نے احتجاجی مراسلت کے جواب میں اختیار کیا ضرور اطمینان بخش ہے۔ غلطی کو غلطی تسلیم کرنا اور غلطی پر معذرت کا راستہ اختیار کرنا یقیناً اخلاقی جراءت کی بات ہے جو اخلاقِ اسلامی میں داخل ہے۔ اعترافِ غلطی ہی سے مفاہمت کی راہ پیدا ہوتی ہے۔!!!

اس سلسلہ میں مہدوی بھائیوں سے ہماری خواہش ہے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لیں اور کسی بھی مخلِ امن ۳ صورت سے احتراز کریں اور پرامن ماحول میں مدیر صاحب "الحسنات" بلاکم و کاست فراخ دلی کے ساتھ معذرت کی اشاعت کریں گے تاکہ ناظرینِ "الحسنات" بھی اس اخلاقی و موثر مفاہمت سے واقف ہوسکیں۔ نیز موجودہ پیدا کردہ بحران کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

مذکورالصدر قابلِ نفرت و مذمت مضمون کے بارے میں احتجاجاً جو مکتوب ہم نے روانہ کیا، درجِ ذیل کیا جاتا ہے۔

جناب مدیر صاحب "الحسنات" رامپور

السلام علیکم! "الحسنات" کے شمارہ نمبر 558 مارچ 1973ء عیسوی میں ایک ناشائستہ اور غیر اسلامی مضمون "سیر ایک پاگل خانہ کی" شائع ہوا ہے جس میں امامنا حضرت مہدی ءِ موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی شانِ مبارک میں دیوانہ وار دریدہ دہنی کی کوشش کی گئی ہے جو شدید دل آزار اور ناقابلِ برداشت ہے۔ اور "دستورِ ہند" کی رو سے تعزیری جرم بھی ہے۔ بہ حیثیتِ مدیر آپ پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں محتاجِ بیان نہیں ہیں۔ ہر دور میں ایسے مجنون پیدا ہوتے رہے ہیں جو خلیفۃ اللہ کو مجنون کہنے کی جسارت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ایک ایسے ہی واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔

---

۱ تنازعات: جھگڑے ۲ صلح جویانہ: اتحاد، باہم موافقت ۳ مخلِ امن: امن میں خلل ڈالنے والی

وَقَالُوا يَا يُّهَاالَّذِیْ نَزِّلَ عَلَیهِ الذِّکْرُاِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ (سورۃ الحجر) 6

یعنے ، اور انہوں نے (کافروں نے) کہا اے وہ ! جس پر ذکر (قرآن) نازل کیا گیا۔ بے شک تو تو مجنون ہے۔!!!

فی الوقت آپ سے دوباتیں دریافت طلب ہیں ایک یہ کہ اس دریدہ دہن شخص کو آپ کے ماہنامہ " الحسنات " کے جیسے اسلام سے منسوب رسالہ میں حملہ آور ہونے کا موقع کیوں دیا گیا ہے؟ دوسری یہ کہ اس کا محرک کیا ہے ؟ اور اس کا مقصد کیا ہے ؟

براہِ کرم بواپسئ ٹپہ ، جواب روانہ کرنے کی زحمت کریں تاکہ آپ کے جواب کے لحاظ سے آیندہ اقدامات کئے جا سکیں اور فتنہ و فساد کی نوبت نہ آنے پائے فقط

3-3-640 قطبی گوڑہ حیدرآباد اے پی 500027 فقیر ابو سعید سید محمود مہدوی غفرلہٗ

معتمد مجلسِ علمائے مہدویہ ہند۔ قایم شدہ 1370ھ ہجری

وداعی اجماعِ مرشدینِ مہدویہ حیدرآباد۔

اس کے جواب میں مدیر " الحسنات " کا یہ خط آیا ہے۔

مکتبہ " الحسنات " رامپور یو۔پی 27-3-74

محترمی ! السلام علیکم و رحمتہ :- آپ نے " الحسنات " کے جس شمارہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ محض اتفاقی سہو ہے جس کے تدارک کے لئے مئی اور جون کے شمارہ میں آپ ضروری تصحیح و معذرت دیکھیں گے ۔ اس اتفاقیہ غلطی پر ہمیں افسوس ہے ۔ خاص طور پر اس لئے کی اس مضمون کے ایک جملہ سے مہدوی فرقہ کے بھائیوں کو تکلیف پہونچی۔ والسلام

دستخط بخط انگریزی

اس جواب کے الفاظ " اتفاقی سہو اور " اتفاقیہ غلطی " سے ہم کو تسکین نہیں ہوسکی لیکن اس کے بعد کے ایک اور خط کے جواب سے

اس کی مزید صفائی ہوگئی جو درجِ ذیل ہے :-

برادرم سید محمود صاحب ! سلامِ مسنون

آپ کا خط ملا۔ ہم نے س۔ م۔ طیب صاحب کو تنبیہ کردی ہے۔اور ہم خود اس مضمون کی اشاعت پر معجل ہیں۔ مئی کے "الحسنات" کے شمارے میں ہم ایک معذرت نامہ شایع کر رہے ہیں یہ غلطی نادانستہ اور غیر ارادی ہوئی ہے۔ اللہ معاف فرمائے

والسلام مع الاکرام

ابو مجد برائے مدیر "الحسنات"

جواب الجواب:-

جناب مدیر صاحب "الحسنات" علیکم السلام و رحمۃ اللہ

آپ کا مرسلہ خط مورخہ 73/3/2 عیسوی۔ اوراس کے بعد کا ایک اور خط مورخہ ا/73/4 عیسوی وصول ہوا۔آپ نے از راہِ اخلاق و دیانت مضمون نگار کی نہ صرف غلطی تسلیم کی، مضمون نگار کی تنبیہ بھی کردی، خود بھی اظہارِافسوس کیا، معذرت چاہی، بلکہ تدارک کی غرض سے مئی کے شمارہ میں معذرت نامہ شائع کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔آپ کے یہ حقیقت پسندانہ جذبات نہ صرف میری بلکہ ساری قومِ مہدویہ کی تسکین کا موجب ہوسکتے ہیں۔ امیدکہ ، انشاء اللہ تعالیٰ آپ ضرور وعدہ پوراکریں گے۔ اور بلاکم و کاست، تشفی بخش پیرایۂ بیان اختیارکریں گے۔

اس فقیر کا نیک مشورہ یہ ہے کہ آپ "الحسنات" میں " سیرایک پاگل خانہ کی" اور اس قسم کے افسانوی اور اخلاقِ اسلام کے خلاف طنزیہ مضامین کو قطعاً جگہ نہ دیاکریں۔ اس لئے کہ یہ "اسلامی ڈائجسٹ" کے موضوعات سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ امیدکہ یہ مشورہ قبول کیا جائے گا۔ اس کے بجائے ، اسلامیات ہی کے دائرہ میں کئی طریقوں سے دلچسپیاں پیدا کی جاسکتی ہیں۔ فقط

فقیر ابو سعید سید محمود مہدوی غفرلہٗ

تمام مھدوی بھائیوں سے اس فقیر کا التماس ہے کہ جب کبھی کوئی بدبخت امام علیہ الصلوٰۃ السلام کی جنابِ مبارک میں اس قسم کی یادہ گوئی اور گستاخی کرے تو انہیں چاہیئے کہ سب سے پہلے سیدنا امامنا علیہ السلام سے اپنی غلامی کی نسبت کی تجدید کریں اور پھر ایک دفعہ یہ عہد کریں کہ ہم اپنی زندگی اور اپنے عقائد و عبادات کو آپ کی تعلیمات کے تابع کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے۔ انہیں پھر ایک دفعہ اپنے دل کی گہرائیوں سے اپنا ملی نعرہ:

بلند کرنا چاہیئے تاکہ اس قسم کی فتنہ انگیزی کرنے والے ناعاقبت اندیش لوگوں کو یہ اچھی طرح معلوم ہوجائے کہ ان کی ایسی مفسدانہ حرکتوں سے اپنے مہدیِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور اپنے اعلیٰ ترین مذہب سے ہماری وابستگی خدانخواستہ کمزور نہیں ہوگی بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے زیادہ محکم اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (سورۃ آل عمران) 8

یعنی (وہ لوگ جو راسخ فی العلم یعنے علم میں پختہ کار ہیں اللہ سے دعاء کرتے رہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب جب تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا چکا ہے تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ فرما۔ اور ہمیں اپنے خزانۂ فیض سے رحمت عطا فرما کہ تو ہی فیاضِ حقیقی ہے۔

آمین ثم آمین۔ فقط

فقیر ابو سعید سید محمود مہدوی غفرلہٗ

(نوٹ) دوگانۂ شبِ قدر ادا کرنے کے بعد سجدۂ شکر کے موقع پر حسبِ عمل حضرت امامنا علیہ السلام ،جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں ان میں یہ دعائیہ آئیہ قرآنی بھی پڑھی جاتی ہے۔